کوئی ہے؟ جو نصیحت حاصل کرے

محمد ادریس سلفی

خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فتح کی خوشخبری لے کر وفد مدینہ منورہ حاضر ہوا اور اس کے ساتھ سونا' چاندی' ریشم اور انواع و اقسام کے کئی دیگر تحائف بھی تھے خلیفہ کی خدمت میں پیش کئے گئے خلیفۃ المسلمین نے جب ایک نگاہ ان خزانوں پر ڈالی جن میں لانے والے اگر کچھ چھپا بھی لیتے تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے اس معاملہ سے کوئی واقف نہ ہوتا۔

جناب عمرؓ نے ان کی سچائی اور امانت و دیانت کو سراہا اور حاضرین سے یوں مخاطب ہوئے۔ **ان قوما جاوا بهذه الكنوز دون ان يمسوها لقوم امناء**

جولوگ یہ گراں قیمت خزانے بلا کمی بیشی لے کر حاضر ہوئے ہیں بڑے امانت دار لوگ ہیں۔

حاضرین میں سے ایک معزز صحابی رسول ﷺ نے بات کو بڑھاتے ہوئے کہا۔ یا امیر المومنین **عففت فعفوا ولو رتعت برتعوا**

امیر المومنین یہ اپ کے کردار عالیہ کا عکس ہی تو ہے آپ کی امانت و دیانت کا نتیجہ ہے کہ یہ بھی پاکیزہ وصف ہیں ہاں اگر آپ حلال و حرام کی تمیز اختیار نہ کرتے تو یہ بھی ایسا ہی ہو جاتے۔

جب فاروق اعظمؓ بیت المقدس کی چابی وصول کرنے شام آئے تو جناب ابوعبیدۃ عامر بن الجراح امین الامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقبال کیلئے باہر نکلے ان کے ساتھ ایک خوبصورت جوڑا اور ایک مزین سواری آپ کیلئے ساتھ تھی کہ خلیفۃ المسلمین اسے زیب تن فرمائیں اور اس خوبصورت سواری پر سوار ہوں تاکہ بیت المقدس کے عیسائی آپ کو اچھے خوبصورت منظر میں دیکھیں۔

استقبال کرنے والوں نے جب شہر سے کافی دور آپ کو آتے دیکھا کہ آپؓ پیادہ اور غلام اپنی باری پر سوار ہے۔

جناب ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے سلام کیا خوش آمدید کہتے ہوئے وہ عمدہ جوڑا اور مزین سواری پیش کی۔

جناب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے اس کردار پر حضرت عمرؓ تعجب سے دریافت فرماتے ہیں یہ کیا معاملہ ہے؟

حضرت ابوعبیدہؓ نے عرض کیا یہاں کے لوگ اسے بڑا جانتے اور لائق تکریم گردانتے

ہیں، جو خوبصورت لباس میں ملبوس اور عمدہ سواری کا استعمال کرے۔

جواباً خلیفۃ المسلمین سے وہ بات کہی جو تاریخ میں رقم ہوگئی۔

اناقوم اعزنا الله بالاسلام فان ابتغینا العزة فی غیره اذلنا الله

ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت عزت عطا فرمائی ہے اب اگر اس کے علاوہ کسی چیز میں ہم نے عزت ڈھونڈنا چاہی تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہمیں ذلیل کر دے گا۔

بعد ازاں جب امین الامۃ ﷺ نے خلیفہ ثانی کو اپنے ہاں مہمان بنایا تو وہاں جدید برتن اور نہ اعلیٰ کھانوں کا بندوبست تھا اس وقت دنیا کی یہ دو بڑی شخصیات آمنے سامنے چٹائی پر بیٹھے شامی گھی کے ساتھ روٹی کے خشک نوالے کھا رہے ہیں۔

مہمان نے میزبان کی اس سادگی اور اندر کی کہانی کو بڑا سراہا اور اس یقین تک پہنچ گئے کہ ابو عبیدہ واقعی ان احوال میں بھی آخرت فراموش نہیں ہوئے

ہاں انہیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ ان کا لقب **"امین هذه الامة"**

نبی مکرم ﷺ نے عطا کیا تھا۔

اس طرح کے عبرت آموز اور مثالی واقعات سے کئی لوگ تو نصیحت حاصل کرتے ہیں ان کے دل نرم اور غفلت کے پردے چھٹنے لگتے ہیں جبکہ کچھ لوگ ایسے قصص سے جان چھڑاتے ہوئے موضوع پر مزید گفتگو سے احتراز کیلئے کہتے ہیں کہاں ہم اور کہاں یہ لوگ؟ کیا ہم ان عظیم ہستیوں کی اقتداء کر سکتے ہیں؟

ایسے لوگوں کو تو بس ایک شاعر کی زبانی یہی کہا جا سکتا ہے

فتشبهوا ان لم تکونوا منهم ان التشبه بالکرام فلاح

اگر تم صاحب شرف و مرتبہ نہیں بن سکے تو کم از کم ان کی صورت ہی اختیار کر لو شرفاء کی مشابہت اختیار کرنا بھی کامیابی ہوتی ہے۔

درخواست دعائے صحت

فضیلۃ الشیخ، محقق العصر، سرمایہ اہل حدیث حضرت مولانا حافظ زبیر علی زئی ایڈیٹر ماہنامہ الحدیث حضرو اٹک ان دنوں بیمار ہیں قارئین ان کی صحت کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ (ادارہ جامعہ سلفیہ)